# عینِ مسجد میں اذان اور اعلانات کرنا کیسا؟



ریفرنس نمبر: Sar 6866 تاریخ: 11-12-2019

کیافرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ

(1) ہمارے ہاں گاؤں کی مرکزی مسجد میں مائیک محراب میں رکھا ہوا ہے، تو یہاں اذان پڑھنا کیسا ہے؟

(2) مزید یہ بھی بتائیے کہ اس مائیک کے ذریعے مسجد میں مختلف چیزوں کے اعلانات کرنا کیسا ہے مثلاً کسی چیز کی چوری، نہروں کی صفائی، نہری پانی کے وقت، شناختی کارڈ کی گاڑی آنے کے وقت اعلان کرنا بھی اسی مسجد کے مائیک کے ذریعے ہوتا ہے، تو یہ اعلانات مسجد میں کرنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) محراب عینِ مسجد میں شامل ہوتا ہے اور عینِ مسجد میں اذان دینا مطلقاً ممنوع و مکروہ اور خلافِ سنت ہے۔

محراب کے عینِ مسجد سے ہونے کے بارے میں علامہ محمد امین ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: "والمحراب وان کان من المسجد الخ۔۔۔ انما بنی علامۃ لمحل قیام الامام لیکون قیامہ وسط الصف کماھوسنۃ" یعنی محراب اگرچہ مسجد ہی سے ہے الخ۔۔۔ بس اسے اس غرض کے واسطے بنایا جاتا ہے کہ صف کے درمیان کی نشانی رہے کیونکہ امام کا صف کے درمیان میں کھڑا ہونا سنت ہے۔ (ردالمحتار، ج2، ص414 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

اور اذان کے عینِ مسجد میں ہونے کی ممانعت کو بیان کرتے ہوئے امام فقیہ النفس قاضی خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "وینبغی أن یؤذن علی المئذنۃ أو خارج المسجد لا یؤذن فی المسجد" یعنی اذان مینار پر یا مسجد سے باہر دینی چاہیے اور مسجد میں اذان نہ دی جائے۔ (فتاوی خانیہ مع الھندیہ، ج01، ص78، مطبوعہ کوئٹہ)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے: "یکرہ ان یوذن فی المسجد کما فی القھستانی" ترجمہ: مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ جیسا کہ قہستانی میں مذکور ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص197، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "مسجد کے اندر اذان کا ہونا ائمہ نے منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے اور خلاف سنت ہے، یہ نہ زمانہ اقدس میں تھا، نہ زمانہ خلفاء راشدین نہ کسی صحابی کی خلافت میں۔۔۔ بہر حال جبکہ زمانہ رسالت و خلافتہائے راشدہ میں نہ تھی اور ہمارے ائمہ کی تصریح ہے کہ مسجد میں

اذان نہ ہو، مسجد میں اذان مکروہ ہے، توہمیں سنت اختیار کرناچاہیے بدعت سے بچناچاہیے۔"
(فتاوی رضویہ، ج5، ص405، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "اذان مئذنہ (مینارا) پر کہی جائے یاخارجِ مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہی۔ مسجد میں اذان کہنامکروہ ہے۔یہ حکم ہر اذان کے لئے ہے، فقہ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں، اذانِ ثانی جمعہ بھی اس میں داخل ہے۔"
(بہارشریعت، ج1، ص469، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(2) دریافت کردہ صورت میں مساجد میں ان چیزوں کا اسپیکر وغیرہ پر اعلان کرنا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ مساجد نماز ادا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں، ان چیزوں کے اعلانات کرنے کے لیے نہیں بنائی جاتیں، البتہ ایسے اعلانات مسجد کے دروازے سے باہر یا فنائے مسجد میں کیے جاسکتے ہیں اور اگر اسپیکر استعمال کریں تو اسپیکر بھی مسجد سے باہر ہو۔ اور ان کاموں کے لیے مسجد کا اسپیکر بھی اسی صورت میں استعمال کیا جائے گا، جبکہ وہ اسپیکر کسی شخص نے ذاتی طور پر دیا ہو اور ایسے اعلانات کی صراحتایا دلالتا اجازت ہو یالوگوں کے چندے سے ہو اور وہاں اس طرح کے اعلانات کے لیے مسجد کا اسپیکر استعمال کرنے کا عرف بھی ہو اور اس کے ساتھ مسجد کی بجلی کا بل بھی کوئی شخص ذاتی طور پر یہ جانتے ہوئے دیتا ہو یالوگوں کے چندے سے یہ بل ادا ہوتا ہو، کیونکہ مسجد کی اشیاء کو ان کے عرف کے مطابق ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مسجدوں کو بنانے کے مقصد کے بارے میں حدیث پاک میں ہے: "عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو سنے کہ وہ مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے کہہ دے کہ اللہ تعالی تیری چیز نہ لوٹائے، مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنیں۔
(الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ج1، ص210، مطبوعہ کراچی)

اسی بارے میں صحیح مسلم میں ہے: "عن بریدۃ، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما صلی قام رجل فقال من دعا الی الجمل الاحمر، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وجدت، انما بنیت المساجد لما بنیت لہ" ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کون میرا سرخ اونٹ لے گیا ہے؟ ، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تجھے نہ ملے، مسجدیں اسی کام کے لئے ہیں جس کام کے لئے بنائی گئی ہیں۔
(الصحیح لمسلم، کتاب المساجد، ج1، ص210، مطبوعہ کراچی)

فتح القدیر میں ہے: "وینبغی أن یعرفھا فی الموضع الذی أصابھا فیہ یعنی الاسواق وابواب المساجد فینادی من ضاع لہ شیء فلیطلبہ عندی" ترجمہ: اور مناسب یہ ہے کہ وہ اس جگہ اعلان کرے، جہاں ملی یعنی بازاروں اور مساجد کے

دروازوں میں، پس وہ اعلان کرے کہ جس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو، تو وہ مجھ سے لے لے۔

(فتح القدیر، ج6، ص115، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: " شرع مطہر نے مسجد کو ہر ایسی آواز سے بچانے کا حکم فرمایا ہے، جس کے لئے مساجد کی بنا نہ ہو۔"
(فتاوی رضویہ، ج8، ص408، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وقار الفتاوی میں ہے: "مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں کہ ان میں بھیک مانگی جائے، مسجد میں بھیک دینا بھی ممنوع ہے، مسجد سے باہر دے سکتے ہیں، مسجد میں کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا، جائز نہیں، لہذا مسجد کے اسپیکر سے گمی ہوئی چیز کا اعلان کرنا بھی جائز نہیں ہے۔"
(وقار الفتاوی، ج2ص274، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

مسجد کی اشیاء کو عرف کے مطابق استعمال کرنے کے بارے میں فتاوی ہندیہ میں ہے "ولا یجوز ان یترک فیه کل اللیل الا فی موضع جرت العادة فیه "ترجمہ: مسجد میں ساری رات چراغ جلانا، جائز نہیں مگر جہاں اس کی عادت جاری ہوگئی ہو، وہاں جائز ہے۔
(فتاوی ھندیہ، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، ج2، ص459، مطبوعہ کوئٹہ)

مسجد کی چیزوں کو غیر مصرف میں خرچ کرنے کے حوالے سے بہار شریعت میں ہے "مسجد کی اشیاء مثلاً لوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔۔یوہیں مسجد کے ڈول رسی سے اپنے گھر کے لئے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔"
(بہار شریعت، ج2، ص561تا562، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبــــــــــہ**

**المتخصص فی الفقہ الاسلامی**

**ابو الفیضان عرفان احمد مدنی**

13 ربیع الثانی 1441ھ/11 دسمبر 2019ء

**الجواب صحیح**

**مفتی محمد قاسم عطاری**



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے